نیل پاؤڈر ملے ہوئے پانی سے وضو یا غسل ہو جائے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-9338 تاریخ:22-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نیل پاؤڈر جو کپڑوں میں استعمال ہوتا ہے، وہ اگر صاف پانی میں ڈالا جائے، تو اس سے وضو وغسل کا کیا حکم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شریعت مطہرہ کی رُو سے جب صاف پانی میں کوئی ایسی چیز ملائی جائے کہ جس سے مقصود جسم یا کپڑوں سے میل صاف کرنا ہو یا زیادتِ نظافت (مثلاً: کپڑے کو مزید اُجلا کرنا، نکھارنا وغیرہ) ہو، تو اس سے وضو وغسل جائز ہے، اگرچہ اس سے پانی کا کوئی وصف (رنگ، بُو یا ذائقہ) تبدیل ہو جائے کہ اسے پانی ہی کہا جائے گا، جبکہ پانی کی رقت وسیلان (بہاؤ) میں کوئی فرق نہ آئے۔ مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں دیکھا جائے، تو پانی میں ڈالا جانے والا نیل پاؤڈر محض کپڑے میں ہلکا سا نیلا پن دینے کے لیے ہوتا ہے، جو حقیقتاً کپڑے ہی کی پیلاہٹ کو دور کرنے اور سفیدی کو نمایاں و نکھارنے کے لیے ہوتا ہے، نیز اس سے پانی کی رقت وسیلان میں کوئی فرق نہیں آتا، لہٰذا اس سے وضو وغسل جائز ہے اور اسے پانی ہی کہا جائے گا۔

صاف پانی میں اگر کوئی پاک چیز مل جائے اور اس سے مقصود صفائی و زیادتِ نظافت ہو، تو اس سے وضو وغسل کرنے کے متعلق شرعی اصول بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤ الدین حصکفی رَحمۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: ”بما قصد به التنظيف كأشنان وصابون فيجوز إن بقي رقته“

ترجمہ: اُس پانی سے طہارت حاصل کرنا، جائز ہے جس سے مقصود صفائی ہو، جیسے اَشنان اور صابن، جبکہ پانی کی رقت وسیلان باقی ہو۔

مذکورہ عبارت کے الفاظ "إن بقي رقته" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "أما لو صار کالسویق المخلوط فلا لزوال اسم الماء عنه"

ترجمہ: لیکن اگر وہ مخلوط ستو کی طرح (گاڑھا) ہو جائے، تو پھر اس سے طہارت حاصل کرنا، جائز نہیں، کیونکہ اس سے پانی کا نام زائل ہو چکا ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد1، صفحہ385، مطبوعہ کوئٹہ)

امام فخر الدین قاضی خان حسن بن منصور اَوزجندی رَحمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:592ھ) لکھتے ہیں:

"لا بماء الصابون والحرض إذا ذهبت رقته وصار ثخينا فإن بقيت رقته ولطافته جاز التوضؤ به" ترجمہ: صابون اور حرض (اَشنان کا پاؤڈر جسے بطور صابن استعمال کیا جاتا ہے، اس) کے پانی سے وضو کرنا، جائز نہیں ہے، جبکہ پانی کی رقت وسیلان ختم ہو کر گاڑھا ہو جائے، لیکن اگر پانی کی رقت ولطافت باقی رہے، تو اس سے وضو کرنا، جائز ہے۔ **(فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ23، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں، بلکہ اس کا کوئی اَور نام ہو گیا، جیسے شربت، یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو، جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وُضو و غُسل جائز نہیں۔ اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو، جیسے صابون یا بیری کے پتے، تو وُضو جائز ہے، جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر ستُّو کی مثل گاڑھا ہو گیا، تو وُضو جائز نہیں۔" **(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ329، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

پانی میں ملائی جانے والی مذکورہ شے سے اگرچہ پانی کا کوئی وصف تبدیل ہو جائے، اس سے وضو و غسل جائز ہے، جیسا کہ علامہ بُرہانُ الدین مَرغِینانی رَحمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:593ھ/1196ء) لکھتے ہیں:

”تجوز الطهارة بماء خالطه شيء طاهر فغير أحد أوصافه كماء المد والماء الذی اختلط به اللبن أو الزعفران أو الصابون أو الاشنان “ترجمہ: اُس پانی سے طہارت حاصل کرنا، جائز ہے جس میں کوئی پاک چیز مل کر اُس کے اوصاف (رنگ، بُو یا ذائقہ) میں سے کسی کو تبدیل کر دے، جیسے سیلاب کا پانی اور وہ پانی جس میں دودھ، زعفران، صابون یا اَشنان ملی ہو۔

(الھدایہ، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ21، مطبوعہ دار احیاء التراث العربي، بیروت)

مذکورہ عبارت کے الفاظ " فغير أحد أوصافه "کے تحت علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:”في المجتبى لا يقبل التغير به حتى لو غير الأوصاف الثلاثة بالأشنان أو الصابون أو الزعفران أو الأوراق أو اللبن ولم يسلب اسم الماء عنه ولا معناه فإنه يجوز التوضؤ به“ترجمہ: "المجتبی" میں ہے کہ اس سے (محض) اوصاف کے تبدیل ہو جانے کو قبول نہیں کیا جائے گا، یہاں تک کہ اگر اَشنان، صابون، زعفران، پتے یا دودھ کے ذریعے تینوں اوصاف تبدیل ہو جائیں، اور پانی کا نام و مفہوم باقی رہے، تو اس سے وضو جائز ہے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد1، صفحہ361، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”صابون، اَشنان کہ ایک گھاس ہے اُسے حُرض بھی کہتے ہیں، ریحان جسے آس بھی کہتے ہیں، بابونہ، خطمی (اور) بیری کے پتّے کہ یہ چیزیں میل کاٹنے **اور زیادتِ نظافت کو آبِ غسل میں شامل کی جاتی ہیں، اِس سے غسل ووضو جائز ہے، اگرچہ اوصاف میں تغیر آجائے جب تک رقّت باقی رہے۔**“

(فتاویٰ رضویہ، جلد02، صفحہ566، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

24 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ/22 مئی 2025ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے